بسم اللہ الرحمن الرحیم

طلاق ثلاثہ

جمع وترتیب

مولانا محمد رضوان عزیز صاحب حفظہ اللہ

مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

مسؤول شعبہ

مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر

Cell =0332-4000744=Ikrash313@gmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ طلاق ثلاثہ

مذہب اہل السنۃ والجماعۃ:

ایک مجلس میں دی گئی تین طلاق یا ایک کلمہ سے دی گئی تین طلاق تین شمار ہوتی ہیں، بیوی خاوند پر حرام ہو جاتی ہے اور یہ بغیر حلالہ شرعی کے شوہر اول کے لیے حلال نہیں ہو سکتی۔

(الھدایہ ج2ص355باب طلاق السنۃ، فتاویٰ عالمگیریہ ج1ص349کتاب الطلاق الباب الاول، الدر المختار ج3ص232)

مذہب غیر مقلدین:

ایک مجلس میں دی گئی تین طلاق یا ایک کلمہ سے دی گئی تین طلاق ایک شمار ہوتی ہے۔

1: غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن خان تین طلاقوں کے متعلق چار اقوال نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

الرا بع انہ یقع واحدۃ رجعیۃ من غیر فرق بین المدخو ل بھا وغیرھا...وھذا اصح الاقوال

(الروضۃ الندیہ:ج:۲:ص:۵۰)

ترجمہ: چوتھا قول یہ ہے کہ (تین طلاق دینے سے) ایک طلاق رجعی واقع ہوتی ہے مدخول بھا اور غیر مدخول بھا کے فرق کئے بغیر اور یہی قول تمام اقوال سے صحیح ہے۔

2: غیر مقلدین کے "شیخ الاسلام" ابو الوفاء ثناء اللہ امر تسری اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں:

"محدثین کے نزدیک ایک مجلس میں دی ہوئی تین طلاق ایک طلاق رجعی کا حکم رکھتی ہے۔" (فتاویٰ ثنائیہ:ج:۲:ص:۲۱۵)

فائدہ:

شیعوں اور مرزائیوں کا مذہب بھی یہی ہے کہ تین طلاق ایک شمار ہوتی ہیں۔ حوالہ جات پیش خدمت ہیں:

مذہب شیعہ:

1: مشہور شیعی عالم ابو جعفر محمد بن الحسن بن علی الطوسی لکھتے ہیں:

والطلاق الثلاث بلفظ وا حد او فی طہر واحد متفرقاً لا یقع عندناالا وا حدۃ

(المبسوط فی فقہ الامامیہ:ج:5:ص:4)

ترجمہ: تین طلاقیں ایک لفظ سے دی گئی ہوں یا ایک طہر میں علیحدہ علیحدہ دی گئی ہوں ہمارے نزدیک ان میں سے صرف ایک طلاق واقع ہوتی ہے۔

2:۔ محمد بن علی بن ابراہیم المعروف ابن ابی جمہور لکھتے ہیں:

وروی جمیل بن دراج فی صحیحہ عن احدہما علیہما السلام قال: سألتہ عن الذی یطلق فی حا ل طہر فی مجلس واحد ثلاثاً ؟قال: ھی واحد ۃ

(عوالی التالی العزیزیہ:ج:3:ص:378)

ترجمہ: جمیل بن دراج نے اپنی کتاب صحیح میں امام باقر یا امام صادق سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو

اپنی بیوی کو حالت طہر میں ایک مجلس میں تین طلاقیں دیتا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ایک طلاق واقع ہو گی۔

مذہب مرزائیت:

1: مرزائیوں نے اپنی نام نہاد فقہ " فقہ احمدیہ " کے نام سے شائع کی ہے جسے نو(9) اراکین پر مشتمل ایک کمیٹی نے مرتب کیا ہے اس میں دفعہ :35: کی تشریح میں یہ لکھا ہے کہ:" لہذا فقہ احمدیہ کے نزدیک اگر تین طلاقیں ایک دفعہ ہی دے دی جائیں تو ایک رجعی طلاق متصور ہو گی'۔

(فقہ احمدیہ:ص:80)

2: مشہور مرزائی محمد علی نے اپنی تفسیر بیان القرآن میں یوں لکھا ہے:"طلاق ایک ہی ہے خواہ سو دفعہ کہے یا تین دفعہ اور خواہ اسے ہر روز کہتا جائے یا ہر ماہ میں ایک دفعہ کہے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا"۔

(بیان القرآن از محمد علی مرزائی:ج:1:ص:136)

دلائل اہل السنۃ والجماعۃ

قرآن مجید:

دلیل نمبر 1:

قال اللہ تعالیٰ : الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ "۔(البقرہ :۲۲۹)

(۱):امام محمد بن اسماعیل البخاری (م:۲۵۶ھ) تین طلاق کے وقوع پر اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے باب قائم فرماتے ہیں "با ب من اجاز طلاق الثلا ث"[وفی نسخۃ :باب من جوز طلاق الثلا ث] لقولہ تعالیٰ : الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ .

(۲):امام ابو بکر احمد الرازی الجصاص (م:۳۷۰ھ) لکھتے ہیں :

قولہ تعالیٰ: الطلا ق مرتا ن فا مسا ک بمعروف اوتسریح باحسا ن " یدل علیٰ وقوع الثلاث معاً کو نہ منہیا عنہا ۔

(احکام القرآن للجصاص:ج:۱:ص:۵۲۷:ذکر الحجاج لایقاع الثلاث معاً)

(۳) : امام ابو عبداللہ محمد ابن احمد الانصاری القرطبی (م:۶۷۱ھ) اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"قال علما ئنا واتفق ائمۃ الفتویٰ علیٰ لزوم ایقاع الطلا ق الثلا ث فی کلمۃ واحدۃ"

(الجامع لاحکام القرآن للقرطبی:ج:۱:ص:۶۹۲)

اعتراض:

آیت میں لفظ ہے "مرتٰن" ہے۔ اس کا معنی ہے "مرۃ بعد مرۃ" اس کا معنی اب یوں بنے گا کہ ایک طلاق دی پھر کچھ عرصہ بعد دوسری طلاق بھی دے دی۔ تو یہ آیت متفرق مجالس میں دی گئی طلاق کے متعلق ہے۔ لہذا اس سے ایک مجلس کی تین طلاقوں کے وقوع پر استدلال درست نہیں۔

جواب:

یہاں "مرتٰن" بمعنی "اثنتان" ہے یعنی طلاق دو بار دینی ہے۔ علامہ سید محمود آلوسی بغدادیؒ م1270ھ فرماتے ہیں:

وهذا يدل على أن معنى مرتان إثنتان(روح المعانی ج2 ص135)

قرآن وحدیث میں کئی ایسی مثالیں ہیں مثلاً....

1: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

(صحیح البخاری ج1 ص27 باب بَاب الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ)

کیااس کا یہ معنی کیا جائے گا کہ آپ ﷺ نے ایک عضو ایک دن دھویا، دوسرے دوسرا۔۔۔ نہیں بلکہ ایک ہی مجلس میں دھونا مراد ہے۔۔

2: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ إِذَا نَصَحَ سَيِّدَهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ

(صحیح بخاری ج1 ص346 باب العَبْدِ إِذَا أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَنَصَحَ سَيِّدَهُ)

نیز یہ اصول بھی قابل غور ہے کہ اگر "مرتان" سے افعال کا بیان ہو گا تو اس وقت تعداد زمانی یعنی یکے بعد دیگرے کے معنیٰ میں ہو گا۔ کیونکہ دو کلاموں کا ایک وقت میں اجتماع ممکن نہیں ہے۔ مثلاً جب کوئی یہ کہے کہ "اکلت مرتین" تو اس کا لازمی طور پر معنیٰ یہ ہو گا کہ میں نے دوبار کھایا۔ اس لئے کہ دو اکل یعنی کھانے کے دو عمل ایک وقت میں نہیں ہو سکتے اور جب "مرتین" سے اعیان یعنی ذات کا بیان ہو گا تو اس وقت یہ "عددین" دوچند اور ڈبل کے معنیٰ میں ہو گا۔ کیونکہ دو ذاتوں کا ایک وقت میں اکٹھا ہونا ممکن ہے۔

دلیل نمبر2:

قَالَ اللّٰہ تَعَالٰی: فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.(بقرة:٢٣٠)

ا: مشہور صحابی اور مفسر قرآن حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَلَا تَحِلُّ لَہٗ حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًاغَيْرَہٗ۔

(السنن الکبری للبیہقی ج۷ ص۳۷۶ باب نکاح المطلقۃ ثلاثا)

۲: اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مشہور فقیہ و محدث امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَالْقُرْآنُ يَدُلُّ ــوَاللّٰہُ اَعْلَمُ ــعَلٰی اَنَّ مَنْ طَلَّقَ زَوْجَۃً لَّہٗ دَخَلَ بِهَا اَوْلَمْ يَدْخُلْ بِهَاثَلَاثًالَمْ تَحِلَّ لَہٗ حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَہٗ۔"

(کتاب الام للامام محمد بن ادریس الشافعی ج۲ ص۱۹۳۹)

فائدہ:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ نے الفاظ "ثلاثا" بیان فرمائے ہیں کہ اگر خاوند نے تین طلاقیں دی ہوں تو تینوں واقع ہوں گی، یاد رہے یہ لفظ 'ثلاثا'' ہے نہ کہ "ثالثۃ"۔

اعتراض:

"فان طلقها" کے عموم سے اکٹھی تین طلاقیں خارج ہیں کیونکہ شریعت میں اس طرح مجموعی طلاق دینا منع ہے۔ تو جو طلاق ممنوع ہے وہ واقع کیسے ہو گی؟ اس سے شریعت کی ممانعت کا کوئی معنیٰ نہ رہے گا۔

جواب:

یہاں دو چیزیں ہیں۔

1: جواز، 2: نفاذ۔

تین طلاقیں اکٹھی دینا جائز تو نہیں لیکن نافذ ہو جاتی ہیں۔ جواز اور ہے اور نفاذ اور۔ مثلاً حیض کی حالت میں طلاق دینا ممنوع اور ناجائز ہے لیکن اگر کسی نے دے دی تو نافذ ہو جاتی ہے۔

دلیل نمبر3:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ. (الطلاق:1)

اخرج الامام ابو بکرالبیہقی: وَأَمَّا الأَثَرُ الَّذِی أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِیُّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ : إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ رَادُّهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ : يَنْطَلِقُ أَحَدُكُمْ فَيَرْكَبُ الْحَمُوقَةَ ثُمَّ يَقُولُ : يَا ابْنَ عَبَّاسٍ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَإِنَّ اللَّهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ قَالَ (وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ

مَخْرَجًا) وَإِنَّكَ لَمْ تَتَّقِ اللَّهَ فَلاَ أَجِدُ لَكَ مَخْرَجًا عَصَيْتَ رَبَّكَ وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ وَإِنَّ اللَّهَ قَالَ (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ) فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ هَكَذَا فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ ثَلاَثًا.

(السنن الکبری للبیھقی ج7ص331باب الاِخْتِیَارُ لِلزَّوْجِ اَنْ لَایُطَلِّقَ اِلَّاوَاحِدَۃً)

احادیث مبارکہ

مرفوع احادیث:

دلیل نمبر1:

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ الْكَبِيْرُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ فَطَلَّقَ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحِلُّ لِلْأَوَّلِ قَالَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الْأَوَّلُ .

(صحیح بخاری ج۲ص۷۹۱باب من اجاز طلاق الثلاث، صحیح مسلم ج1ص463باب لا تحل المطلقۃ ثلاثا لمطلقھا، السنن الکبری للبیہقی ج7ص334باب ماجاء فی امضاء الطلاق الثلاث وان کن مجموعات)

استدلال:

1:امام بخاری، امام مسلم اور امام بیہقی رحمہم اللہ کا باب

۲: حافظ ابن حجر عسقلانیؒ(م:۸۵۲ھ)لکھتے ہیں:

''فا لتمسک بظا ہرہ قولہ طلقہا ثلاثاً فا نہ ظا ہر فی کو نہا مجموعۃ ''۔(فتح الباری لابن حجر:ج:۹:ص:۴۵۵:باب من جوز الطلاق الثلاث)

ترجمہ:اس روایت کے الفاظ فطلقہا ثلاثاً سے استدلال کیا گیا ہے کیوں کہ یہ الفاظ اس پر دلالت کرتے ہیں کہ اس نے تین طلاقیں ایک ساتھ دی تھیں۔

دلیل نمبر2:

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ الْكَبِيْرُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَاعَبْدُاللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَامَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَاعِدِيَّ اَخْبَرَهُ...قَالَ عُوَيْمَرُرضی اللہ عنہ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَارَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ و سلمإِنْ اَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلاَ ثًا قَبْلَ اَنْ يَّاْمُرَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ و سلم {وَفِيْ رِوَايَةِ ابی داؤد رحمہ اللہ}قَالَ:فَطَلَّقَهَاثَلاَثَ تَطْلِيْقَاتٍ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ و سلم فَاَنْفَذَ هُ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ و سلم۔

(صحیح البخاری ج۲ص۷۹۱باب من اجاز اطلاق الثلاث، سنن ابی داؤد ج اص۳۲۴باب فی اللعان، صحیح مسلم ج1:ص:۴۸۹،۴۸۸:کتاب اللعان، سنن نسائی :ج:۲:ص:۱۰۶،۱۰۷:کتاب الطلاق باب بدء اللعان جامع الترمذی:ج:۱:ص:۲۲۷،۲۲۶:ابواب الطلاق واللعان، باب ماجاء فی اللعان)

استدلال:

1:امام بخاری رحمہ اللہ کا باب باندھنا

2:اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ تین طلاقیں اکٹھی واقع ہو سکتی ہیں کیونکہ آپ ﷺ نے اس پر کوئی انکار نہیں فرمایا۔ چنانچہ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَلَوْ كَانَ ذَلِكَ مُحَرَّمًا لَنَهَاهُ عَنْهُ. وَقَالَ : إِنَّ الطَّلاَقَ وَإِنْ لَزِمَكَ فَأَنْتَ عَاصٍ بِأَنْ تَجْمَعَ ثَلاَثًا.

(السنن الکبری للبیہقی ج7ص329باب الاختیار للزوج ان لایطلق الا واحدۃ)

3:امام ابوداؤدرحمہ اللہ کی یہ روایت... فَطَلَّقَهَاثَلاَثَ تَطْلِيْقَاتٍ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ و سلم فَاَنْفَذَ هُ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ و سلم۔

دلیل نمبر3:

قد روی الا م الحا فظ المحدث ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائیؒ قال اخبرنا سلیما ن بن دا ؤد عن وہب قال اخبرنا مخرمۃعن ابیہ قل

سمعت محمود بن لبيد قال اخبر رسول الله □ عن رجل طلق امرأته ثلاث تطليقات جميعاً فقام غضباناً ثم قال أيلعب بكتا ب الله وانا بين ظهركم حتىٰ قام رجل وقال يا رسول الله □ أاقتله "۔

(السنن النسائی:ج:۲:ص:۹۹،الثلاث المجموعۃ ومافیہ من التغلیظ)

حیثیت السند:

1:قال ابن القيم: اسناده على شرط مسلم۔(زاد المعادج5ص24 فصل فی حکمہ ﷺ فیمن طلق ثلاثا)

2:قال العلامة المارديني رحمه الله: وقد ورد في هذا الباب حديث صحيح صريح فاخرج النسائي في باب الثلاث المجموعة وما فيه من التغليظ بسند صحيح عن محمود بن لبيد.(الجوہر النقی علی البیہقی ج7ص333 باب الاختیار للزوج ان لایطلق الاواحدۃ)

3:قال ابن حجر رحمه الله:رواته مؤثقون۔(بلوغ المرام ص442)

4:قال ابن كثير رحمه الله: اسناده جيد. (بحوالہ نیل الاوطار ج6ص240،باب ماجاء فی طلاق البتۃ وجمع الثلاث واختیار تفریقھا)

استدلال:

1:اس روایت میں تین طلاقوں کا ذکر تو موجود ہے لیکن اس پر آپ ﷺ کا رد موجود نہیں ہے۔اگر آپ علیہ السلام اس کو رد فرماتے تو حدیث میں ذکر ضرور موجود ہوتا۔دوسری بات یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا غضناک ہونا بھی وقوع طلاق کی مستقل دلیل ہے۔

2:**امام نسائی رحمہ اللہ کا**"الثلاث المجموعة وما فيه من التغليظ" **باندھنا۔**

دلیل نمبر4:

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِيُّ نَاعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِالْحَافِظِ نَامُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ نَامُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ نَاشُعَيْبُ بْنُ رُزَيْقٍ أَنَّ عَطَائَ الْخُرَاسَانِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ نَاعَبْدُاللهِ بْنُ عُمَرَرَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أنه طلق امرأته تطليقة وهي حائض ثم أراد أن يتبعها بتطليقتين أخراوين عند القرئين فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه و سلم فقال : يا بن عمر ما هكذا أمرك الله إنك قد أخطأت السنة والسنة أن تستقبل الطهر فيطلق لكل قروء قال فأمرني رسول الله صلى الله عليه و سلم فراجعتها ثم قال إذا هي طهرت فطلق عند ذلك أو أمسك فقلت يا رسول الله رأيت لو أني طلقتها ثلاثا أكان يحل لي أن أراجعها قال لا كانت تبين منك وتكون معصية.

(سنن الدار قطنی ص652 حدیث نمبر۳۹۲۹ کتاب الطلاق والخلع والطلاق، السنن الکبریٰ للبیہقی:ج:۷ :ص:۳۳۴: کتاب الخلع والطلاق، باب ماجاء فی امضاء الطلاق الثلاث وان کن مجموعات، مجمع الزوائد ج4ص618 باب طلاق السنۃ وکیف الطلاق، نصب الرایہ ج3ص220)

حیثیت السند:

1:قال العلامة الهيثمي رحمه الله: رواه الطبراني وفيه علي بن سعيد الرازي قال الدارقطني : ليس بذاك وعظمه غيره وبقية رجاله ثقات.

(مجمع الزوائد ج4ص618 باب طلاق السنۃ وکیف الطلاق)،

قال ابن حجر رحمه الله: علي بن سعيد بن بشير الرازي حافظ رحال جوال..... قال بن يونس كان يفهم ويحفظ..... وقال مسلمة بن قاسم.. وكان ثقة عالما بالحديث.

(لسان المیزان ج4ص231 رقم الترجمہ 615)

دلیل نمبر5:

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِيُّ نا أبو عبيد القاسم بن إسماعيل نا محمد بن عبد الملك بن زنجويه نا نعيم بن حماد عن بن المبارك عن محمد بن راشد نا سلمة بن أبي سلمة عن أبيه : أنه ذكر عنده أن الطلاق الثلاث بمرة مكروه فقال طلق حفص بن عمرو بن المغيرة فاطمة بنت قيس بكلمة واحدة ثلاثا فلم يبلغنا أن النبي صلى الله عليه و سلم عاب ذلك عليه وطلق عبد الرحمن بن عوف امرأته ثلاثا فلم يعب ذلك عليه أحد ۔

(سنن الدار قطنی ص644 حدیث نمبر۳۸۷۷ کتاب الطلاق والخلع والطلاق)

حیثیت السند:

اسناده صحيح و رواته ثقات۔

دلیل نمبر6:

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِيُّ نا أحمد بن محمد بن سعيد نا يحيى بن إسماعيل الجريري نا حسين بن إسماعيل الجريري نا يونس بن بكير نا عمرو بن شمر عن عمران بن مسلم وإبراهيم بن عبد الأعلى عن سويد بن غفلة قال : لما مات علي رضي الله عنه جاءت عائشة بنت خليفة الخثعمية امرأة الحسن بن علي فقالت له لتَهْنِك الإمارة فقال لها تُهَنِّيني بموت أمير المؤمنين انطلقي فأنت طالق فتقنعت بثوبها وقالت اللهم إني لم أرد إلا خيرا فبعث إليها بمتعة عشرة آلاف وبقية صداقها فلما وضع بين يديها بكت وقالت متاع قليل من حبيب مفارق فأخبره الرسول فبكى وقال لولا أني أبنت الطلاق لها لراجعتها ولكني سمعت رسول الله صلى الله عليه و سلم يقول أيما رجل طلق امرأته ثلاثا عند كل طهر تطليقة أو عند رأس كل شهر تطليقة أو طلقها ثلاثا جميعا لم تحل حتى تنكح زوجا غيره ۔

(سنن الدار قطنی ص652،651 حدیث نمبر3927 کتاب الطلاق والخلع والطلاق)

حیثیت السند:

قال الحافظ ابن رجب الحنبلی : اسناده صحيح۔(الاشفاق للکوثری ص38)

و قال الهيثمي: و فی رجاله ضعف و قد وثقوا۔(مجمع الزوائد ج4 ص624 باب متعۃ الطلاق)

لہذا اس کی سند حسن درجہ سے کم نہیں۔

دلیل نمبر7:

قال الامام مسلم رحمہ الله: وحدثني زهير بن حرب حدثنا إسماعيل عن أيوب عن نافع * أن بن عمر طلق امرأته وهى حائض فسأل عمر النبي صلى الله عليه وسلم فأمره أن يرجعها ثم يمهلها حتى تحيض حيضة أخرى ثم يمهلها حتى تطهر ثم يطلقها قبل أن يمسها فتلك العدة التي أمر الله أن يطلق لها النساء قال فكان بن عمر إذا سئل عن الرجل يطلق امرأته وهى حائض يقول أما أنت طلقتها واحدة أو اثنتين إن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمره أن يرجعها ثم يمهلها حتى تحيض حيضة أخرى ثم يمهلها حتى تطهر ثم يطلقها قبل أن يمسها وأما أنت طلقتها ثلاثا فقد عصيت ربك فيما أمرك به من طلاق امرأتك وبانت منك.

(صحیح مسلم ج1 ص476 باب تحریم طلاق الحائض)

دلیل نمبر8:

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا يَحْيَ بْنُ الْعَلاَئِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْعَجَلِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عُبَادَةَ (بن) الصَامِتِ قَالَ: طَلَّقَ جَدِّیْ اِمْرَأَةً لَہُ أَلْفَ تَطْلِيْقَةً فَانْطَلَقَ أَبِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ و سلم فَذَكَرَلَہُ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ و سلم أَمَااتَّقَی اللهَ جَدُّکَ أَمَّا ثَلَاثٌ فَلَہُ وأَمَّا تِسْعُ مِائَةٍ وَسَبْعٌ وَّتِسْعُوْنَ فَعُدْوَانٌ وَظُلْمٌ اِنْ شَائَ اللهُ تَعَالٰی عَذَّبَہُ وَاِنْ شَائَ غَفَرَلَہُ۔

(مصنف عبد الرزاق ج۶ ص۳۰۵، حدیث نمبر۱۱۳۸۳ باب المطلق ثلاثا)

تحقیق السند:

اس کی سند میں ایک راوی "عبید اللہ بن الولید" ہے جو کہ ضعیف ہے۔

امام ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'' وفيه عبيد الله بن الوليد وهو ضعيف ''

(مجمع الزوائد ج1 ص273)

اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: يكتب حديثه للمعرفة. (میزان الاعتدال ج3 ص17 رقم الترجمہ 5405)

لہذا ہم یہ روایت محض تقویت کے لیے پیش کر رہے ہیں۔

موقوف احادیث

دلیل نمبر1:

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ ابْنُ أَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا أَبُوْبَکْرٍقَالَ نَاعَلِیُّ بْنُ مُسْھِرٍ عَنْ شَقِیْقِ بْنِ أَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ کَانَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ اِذَااُتِیَ بِرَجُلٍ قَدْ طَلَّقَ اِمْرَأَتَہُ ثَلاَثاً فِیْ مَجْلِسٍ أَوْجَعَہُ ضَرْباً وَفَرَّقَ بَیْنَھُمَا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۴ص۱۱باب من کرہ ان یطلق الرجل امرأتہ ثلاثا)

حیثیت السند:

اسناده حسن ورواته ثقات.

دلیل نمبر2:

روی الامام الحا فظ المحد ث ابو بکر عبداللہ بن محمد ابن ابی شیبہؒ (م:۲۳۵ھ)قال نا وکیع والفضل بن دکین عن جعفر بن البرقا ن عن معاو یہ ابن ابی یحی قال جا ء رجل الیٰ عثمان فقال انی طلقت امرأ تی مائۃ قال ثلاث تحرمھا علیک وسبعۃ وتسعون عدوان ''۔

اسناده صحیح و رجاله ثقات.

(مصنف ابن ابی شیبہ :ج:۴:ص:۱۳باب ماجاء یطلق امر أتہ مائۃ او الف فی قول واحد،

مثلہ فی مصنف عبد الرزاق :ج:۶:ص:۳۰۶ باب المطلق ثلاثاً، رقم الحدیث :۱۱۳۸۵حیثیت السند: اسنا ده صحیح علیٰ شرط البخا ری ومسلم)

دلیل نمبر3:

قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ شَرِیْکِ بْنِ أَبِیْ نَمِرٍقَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ اِنِّیْ طَلَّقْتُ اِمْرَأَتِیْ عَدَدَ الْعَرْفَجِ۔ قَالَ تَأْخُذُ مِنَ الْعَرْفَجِ ثَلاَثاً وَتَدَعُ سَائِرَہُ۔

حیثیت السند:

اسنا ده صحیح علیٰ شرط البخا ری ومسلم

(مصنف عبد الرزاق ج۶ص۳۰۶حدیث نمبر۱۱۳۸۵باب المطلق ثلاثا،ومثلہ فی مصنف ابن ابی شیبہ ج4ص12 فی الرجل یطلق امراتہ ماۃ او الفا فی قول واحد حیثیت السند:اسنادہ صحیح علیٰ شرط البخاری ومسلم)

دلیل نمبر4:

عبد الرزاق عن معمر عن الأعمش عن إبراهيم عن علقمة قال جاء رجل إلى بن مسعود فقال إني طلقت امرأتي تسعة وتسعين وإني سألت فقيل لي قد بانت مني فقال بن مسعود لقد أحبوا أن يفرقوا بينك وبينها قال فما تقول رحمك الله - فظن أنه سيرخص له - فقال ثلاث تبينها منك وسائرها عدوان.

اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم

(مصنف عبد الرزاق ج:۶ص:۳۰۷رقم۱۱۳۸۷باب المطلق ثلاثا، سنن سعید بن منصور ج:۱ص:۲۶۱کتاب الطلاق باب التعدی فی الطلاق رقم ۱۰۶۳، مصنف ابن ابی شیبہ ج:۴ص:۱۲کتاب الطلاق باب فی الرجل یطلق امراتہ مائۃ رقم 1)

دلیل نمبر5:

عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن سالم عن بن عمر قال من طلق امرأته ثلاثا طلقت وعصى ربه

اسناده صحیح هذا على شرط الشيخين

(مصنف عبد الرزاق ج:۶ص:۳۰۷رقم۱۱۳۸۸باب المطلق ثلاثاً)

(فی روایۃ) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ : قَالَ ابْنُ عُمَرَ : مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ، فَقَدْ عَصَى رَبَّهُ ، وَبَانَتْ مِنْهُ امْرَأَتُهُ

(مصنف ابن ابی شیبہ ج:۴ص:۱۱رقم:۵باب من کرہ ان یطلق الرجل امراتہ ثلاثاًفی مقعد واحد)

دلیل نمبر6:

حدثنا سعید [بن منصور بن شعبۃ الخراسانی المکی رحمہ اللہ] نا ابو عوانۃ عن شقیق عن انس بن مالک فیمن طلق امراتہ ثلاثاً قبل ان یدخل بھا قال لا تحل لہ حتیٰ تنکح غیرہو فی روایۃ ھی ثلاث،

اسنادہ صحیح علی شر ط البخاری و مسلم

(سنن سعید بن منصور:ج۱ : ص۲۶۴ رقم الحدیث ۱۰۷۴،۱۰۷۳ کتاب الطلاق باب التعدی فی الطلاق، مصنف عبد الرزاق ج:۶ص:۲۶۱،۲۶۰ رقم الحدیث ۱۱۱۰۹ باب طلاق البکر، مصنف ابن ابی شیبہ ج:۴ص:۱۱ رقم الحدیث ۳باب من کرہ ان یطلق الرجل امر أۃ ثلاثا)

دلیل نمبر7:

حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ وَاقِعِ بْنِ سَحْبَانَ قَالَ : سُئِلَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا فِي مَجْلِسٍ ؟ قَالَ : أَثِمَ بِرَبِّهِ ، وَحُرِّمَتْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ.

"مصنف ابن ابی شیبہ ج:۴ص:۱۰ رقم الحدیث ا سنن الکبری بیھقی ج:۷ص:۳۳۲ باب الاختیار للزوج ان لا یطلق الا واحدۃ"

دلیل نمبر8:

عبد الرزاق عن مالك عن يحيى بن سعيد عن بكير عن نعمان بن أبي عياش قال سأل رجل عطاء بن يسار عن الرجل يطلق البكر ثلاثا فقال إنما طلاق البكر واحدة فقال له عبد الله بن عمرو بن العاص أنت قاص الواحدة تبينها والثلاث تحرمها حتى تنكح زوجا غيره

اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم ۔

(مصنف عبد الرزاق ج:۶ص:۲۶۲ رقم الحدیث11118 باب الطلاق البکر، موٴطا امام مالک ص؛۵۲۱ باب الطلاق البکر، سنن سعید بن منصور ج:۱ص:۲۶۴ رقم الحدیث ۱۰۷۵ باب التعدی فی الطلاق)

دلیل نمبر9:

مالک عن یحیی بن سعید عن بکیر بن عبد اللہ بن الاشجع انہ اخبرہ عن معاویۃ بن ابی عیاش الانصاری انہ کان جالسا مع عبد اللہ بن الزبیر و عاصم بن عمرقال فجاءھما محمد بن ایاس بن البکیر فقال ان رجلا من اھل البادیۃ طلق امراتہ ثلاثا قبل ان یدخل بھا فما ذا تریان فقال عبد اللہ بن الزبیر ان حذا الامر ما بلغ لنا فیہ قول فاذہب الی ابن عباس و ابی ہریرۃفانی ترکتہما عند عائشۃفسلمہما ثم ائتنا فذہب فسئلھما فقال ابن عباس لا بی ھریرۃ افتہ یا ابا ھریرۃ فقد جآء تک معضلۃ فقال ابو ھریرۃ الواحدہ تبینھا والثلاث تحرمھا حتی تنکح زوجاًغیرہ وقال ابن عباس مثل ذلک

اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین ۔

(موٴطا امام مالک ص:۵۲۱ باب طلاق البکر، وموٴطا امام محمد ص:۲۶۳ باب الرجل یطلق امر أتہ ثلاثاً قبل ان ید خل بھا، مصنف ابن عبد الرزاق ج:۶ص؛۲۶۲ رقم الحدیث ۱۱۱۱۵ باب الطلاق البکر)

دلیل نمبر10:

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَالْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي يَحْيَى قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ : إِنِّي طَلَّقْت امْرَأَتِي مِئَةً ، قَالَ : ثَلاَثٌ يُحَرِّمْنَهَا عَلَيْك ، وَسَبْعَةٌ وَتِسْعُونَ عُدْوَانٌ. ''

اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج:۴ص:۱۳ رقم الحدیث ۹ باب الرجل یطلق امر أتہ مائۃ او الفاً فی قول واحد، سنن کبریٰ بیہقی ج؛۷ص:۳۳۶ باب ما جآء فی امضاء الطلاق الثلاث الخ)

دلیل نمبر11:

عبد الرزاق عن أبي سليمان عن الحسن بن صالح عن مطرف عن الحكم أن عليا وبن مسعود وزيد بن ثابت قالوا إذا طلق البكر ثلاثا فجمعها لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره فإن فرقها بانت بالأولى ولم تكن الأخريين شيئا

اسنادہ صحیح علی الشرط البخاری و مسلم ۔

(مصنف عبد الرزاق ج:۶ص:۲۶۴ رقم الحدیث ۱۱۱۲۷ باب طلاق البکر، سنن سعید بن منصور ج:۱ص:۲۶۶ باب التعدی فی الطلاق رقم الحدیث ۱۰۸۰، المحلیٰ بالآثار لابن حزم ج:۹ص؛۴۰۸،۴۰۷ کتاب الطلاق)

دلیل نمبر12:

حدثنا ابو بکر قال نا ابو اسامۃ قال نا عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمرو عن محمد بن ایاس بن بکیر عن ابی ھریرہ و ابن عباس و عا ئشہ رضی اللہ عنھم فی الرجل یطلق امرأ تہ قبل ان ید خل بھا قالوا لا تحل لہ حتی تنکح زوجاغیر ہ .

اسنادہ صحیح علی شر ط البخا ری ومسلم

(مصنف ابن ابی شیبہ :ج:۴ :ص:۱۹۔رقم الحدیث ۹باب فی الرجل یتزوج المر أۃ ثم یطلقھا:ج:۴:ص:۶۰رقم:۲باب ما قالوا فی الرجل یقول لامر أتہ انت طالق واحدۃ کالف الخ)

احادیث مقطوعہ

دلیل نمبر1:

عن ابراہیم فی الرجل یقول لامر أتہ انت طالق ثلاث قبل ان ید خل بھا قال ان اخر جھن جمیعاًلم تحل لہ فاذااخر جھن تتری بانت باولیٰ والثنتان لیستا بشئی "۔

اسنادہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم،

(سنن سعید بن منصور:ج:۱:ص:۲۶۶،رقم ۱۰۸۱باب التعدی فی الطلاق، مصنف عبد الرزاق:ج:۶:ص:۲۶۱رقم الحدیث ۱۱۱۱۳، ۱۱۱۱۲)

دلیل نمبر2:

عن ابن المسیب اذا طلق الرجل البکر ثلاثاً فلا تحل لہ حتیٰ تنکح زوجاً غیرہ

اسنادہ صحیح علی شر ط البخا ری ومسلم .

(مصنف عبد الرزاق:ج:۶:ص:۲۶۱رقم الحدیث ۱۱۱۱۰باب طلاق البکر)

دلیل نمبر3:

عن الزہری فی الرجل طلق امرأتہ ثلاثاً جمیعاً قال ان من فعل فقد عصیٰ وبانت منہ امرأتہ

اسنادہ صحیح علی شر ط البخا ری ومسلم

(مصنف ابن ابی شیبہ :ج:۴:ص:۱۱باب منکرہ ان یطلق الرجل امر أتہ ثلاث)

دلیل نمبر4:

عن الحسن انہ قال فی من طلق امرأتہ ثلا ثاً قبل ان ید خل بھا قال رغم انفہ بلغ حدہ حتیٰ تنکح زوجاً غیرہ

اسنادہ صحیح علی شر ط البخا ری ومسلم ۔

(سنن سعید بن منصور:ج:۱:ص:۲۶۷رقم الحدیث ۱۰۸۸باب التعدی فی الطلاق)

دلیل نمبر5:

عن الشعبی قال فی الرجل یطلق البکر ثلا ثاً جمیعاً فلم ید خل بھا قال لا تحل لہ حتیٰ تجکح زوجاً غیرہ فا ن (قال) انت طا لق ، انت طالق، فقد بانت بالاولیٰ لیخطبھا

اسنادہ صحیح علی شر ط البخا ری ومسلم ۔

(مصنف عبد الرزاق:ج:۶:ص:۲۶۴باب طلاق البکر)

اجماع امت

(1): قَدْ قَالَ الْاِمَامُ أَبُوْبَکْرِ ابْنُ الْمُنْذِرِ النِّیْشَابُوْرِیُّ: وَأَجْمَعُوْا عَلٰی أَنَّ الرَّجُلَ اِذَا طَلَّقَ اِمْرَأتَہُ ثَلاَ ثًا أَنَّھَالَاتَحِلُّ لَہُ اِلَّابَعْدَ زَوْجٍ عَلٰی مَاجَاءَ بِہٖ حَدِیْثُ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ و سلم ثُمَّ قَالَ : أَوْاَجْمَعُوْاعَلٰی أَنَّہُ اِنْ قَالَ لَھَا أَنْتِ طَالِقٌ ثَلاَثاً اِلَّاثَلاَثاً اَنَّھَاُطْلِقَ ثَلاَ ثًا ۔

(کتاب الاجماع لابن المنذر ص ۹۲)

(2): قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ الْفَقِيْهُ أَبُوْجَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ الطَّحَاوِيُّ :مَنْ طَلَّقَ اِمْرَأَتَهُ ثَلاَثاً فَاَوْقَعَ كُلاًّفِيْ وَقْتِ الطَّلاَقِ لَزِمَهُ مِنْ ذٰلِکَ...فَخَاطَبَ عُمَرُبِذٰلِکَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَفِيْهِمْ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه و سلم وَرَضِیَ اللهُ عَنْهُمُ الَّذِيْنَ قَدْعَلِمُوْامَاتَقَدَّمَ مِنْ ذٰلِکَ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه و سلم فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌوَلَمْ يَدْفَعْهُ دَافِعٌ فَكَانَّ ذٰلِکَ اَكْبَرُ الْحُجَّةِ فِيْ نَسْخِ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذٰلِکَ لِاَنَّهُ لَمَّاكَانَ فِعْلُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه و سلم جَمِيْعاً فِعْلاًيَجِبُ بِهِ الْحُجَّةُ كَانَ كَذٰلِکَ اَيْضاً اِجْمَاعُهُمْ عَلَى الْقَوْلِ اِجْمَاعاً يَجِبُ بِهِ الْحُجَّةُ۔

(سنن الطحاوی ج ۲ ص ۳۴ باب الرجل یطلق امرأتہ ثلاثاً معا، ونحوہ فی مسلم ج ۱ ص ۴۷۷)

اعتراض:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے اس فیصلے پر نادم تھے، معلوم ہوا کہ ان کا یہ فیصلہ صحیح نہ تھا۔ چنانچہ محدث ابو بکر اسماعیلی مسند عمر میں ایک روایت نقل کرتے ہیں:

قال الحافظ أبو بكر الاسماعيلي في مسند عمر : أخبرنا أبو يعلى : حدثنا صالح بن مالك : حدثنا خالد بن يزيد بن أبي مالك عن أبيه قال : قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه : ما ندمت على شيء ندامتي على ثلاث : أن لا أكون حرمت الطلاق

(اِغاثۃ اللھفان من مصائد الشیطان لأبی عبد اللہ محمد بن أبي بكر أيوب الزرعي ج 1 ص 336)

جواب 1:

اس روایت میں دو راوی سخت مجروح ہیں:

1: یزید بن عبد الرحمن الدمشقی: یہ لین الحدیث (حدیث کے بارے میں سست) اور مدلس ہے۔ ان لوگوں سے روایت کرتا ہے جن سے ملاقات بھی ثابت نہیں۔ نیز یہ وہم کا شکار بھی تھا۔

(کتاب المعرفۃ للفسوی ج 1 ص 354، میزان الاعتدال للذہبی ج 4 ص 401، المغنی فی الضعفاء ج 2 ص 543، التقریب لابن حجر ج 2 ص 674)

2: خالد بن یزید: سخت مجروح، ضعیف، متروک الحدیث اور کذاب تھا۔

(میزان الاعتدال للذہبی ج 1 ص 628، التہذیب لابن حجر ج 2 ص 77، 78، الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج 1 ص 25)

جواب 2:

یزید بن عبد الرحمن الدمشقی 60ھ میں پیدا ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ 24ھ میں شہید ہوئے۔ یزید کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں۔ لہذا روایت منقطع ہونے کی وجہ سے باطل اومردود ہے۔

جواب 3:

پر لطف بات یہ ہے کہ یہ منقطع روایت لین الحدیث، مجروح، ضعیف، متروک الحدیث اور کذاب راویوں سے مروی ہونے کے ساتھ ساتھ مجمل بھی ہے، طلاق کی کسی قسم (ایک یا تین) کی تفصیل نہیں۔

(3):قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ الْمُفَسِّرُ الْقَاضِيُّ ثَنَاءُ اللهِ الْعُثْمَانِيُّ فِيْ تَفْسِيْرِ هٰذِهِ الْآيَةِ{ اَلطَّلاَقُ مَرَّتٰنِ} اَجْمَعُوْاعَلٰى اَنَّهُ مَنْ قَالَ لِاِمْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ ثَلاَثاً يَقَعُ ثَلاَثٌ بِالْاِجْمَاعِ۔

(التفسیر المظہری ج ۲ ص ۳۰۰)

اعتراض:

محمد رئیس ندوی مؤلف تنویر الآفاق لکھتے ہیں، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر تمام مجتہدین کسی مسئلہ پر متفق ہوں لیکن ایک مجتہد کی رائے کچھ اور ہو تو اجماع منعقد ہی نہیں ہوتا اور نہ یہ حجت شرعیہ ہے، یہ جمہور کا مذہب ہے اور مسئلہ طلاق میں تو حضرت ابن عباسؓ، طاؤس اور ابن تیمیہ، ابن

قیم، داؤد ظاہری وغیرہ اس بات کے قائل ہیں کہ تین طلاق ایک واقع ہوتی ہے۔ تو پھر یہ اجماع کیسے ہوا اور کیونکر حجت ہوا؟

(تنویر الآفاق ص ۲۰۷ تا ۲۱۵ ملخصاً)

جواب:

اولاً.... تین طلاق کے تین ہونے پر اجماع حضرت عمرؓ کے دور میں ہوا، اس وقت حضرات صحابہؓ میں سے ایک شخص بھی اس کا مخالف نہیں تھا۔ لہذا یہ حجت ہوا۔

ثانیاً.....: اجماع کی تعریف یہ ہے: اتفاق المجتهدين من امة محمدية عليه السلام فی عصر علیٰ حكم شرعی۔ (توضیح تلویح ج ۲ ص ۵۲۲)

۲: اتفاق المجتهدين من امة محمد □ فی عصر علی امر دينی۔ (مجموعۃ قواعد الفقہ ص ۱۶۰ لمحمد عمیم الاحسان)

تقریباً یہی تعریف ہر کتاب میں ملتی ہے۔ اجماع کی اس تعریف میں حضرات صحابہ کرام کے اجماع سے لے کر ساتویں صدی تک کے اہل السنۃ والجماعۃ کا اجماع شامل ہے۔ علامہ ابن تیمیہ، ابن القیم جیسے افراد کی رائے شاذ ہے، اجماع میں مخل نہیں۔

ثالثاً.....: جن شخصیات کا نام اعتراض میں درج ہے ان میں حضرت عباسؓ کا اپنا فتویٰ ہے کہ تین طلاقیں تین ہیں۔

(مصنف عبد الرزاق ج ۶ ص 308 رقم ۱۱۳۹۷)

اور اصول حدیث کا قاعدہ ہے:

عمل الراوی بخلاف روايته بعد الرواية مما هو خلاف بيقين يسقط العمل به عندنا۔

(المنار مع شرحہ ص 190)

کہ راوی کا اپنی روایت کے خلاف عمل کرنا اس روایت سے عمل کو ساقط کر دیتا ہے۔ لہذا یہ روایت منسوخ ہے۔

حضرت طاؤس کا قول حسین ابن علی الکرابیسی نے "ادب القضاۃ" میں نقل کیا ہے کہ وہ بھی تین طلاق کے تین ہونے کے قائل ہیں۔ رہے ابن تیمیہ، ابن قیم، داؤد ظاہری تو اولاً وہ مجتہد نہیں تھے، پھر یہ ان کا تفرد تھا جس کا اس وقت کے علماء نے رد کر دیا۔ لہذا ان کے اختلاف سے اجماع پر زد نہیں پڑتی۔

رابعاً.....: امت کے اکثر مجتہدین کسی بات پر متفق ہو جائیں تو اس پر بھی اجماع کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ علامہ بدر الدین محمود بن احمد العینیؒ فرماتے ہیں:

فمن هذا قال صاحب (الهداية) من أصحابنا وعلى ترك القراءة خلف الإمام إجماع الصحابة فسماه إجماعا باعتبار اتفاق الأكثر ومثل هذا يسمى إجماعا عندنا.

(عمدۃ القاری ج 4 ص 449 باب وجوب القراءۃ)

حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ

امت مسلمہ کے جید فقہاء کرام خصوصاً حضرات ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی تین طلاقیں تین ہی شمار ہوتی ہیں :

۱:۔ امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت (م ۱۵۰ھ):

امام محمد بن الحسن الشیبانی فرماتے ہیں کہ:

''وبهذا نا خذ وهو قول ابی حنيفة والعا مة من فقہائنا لانه طلقها ثلاثاً جميعاً فوقعن عليها جميعاً معاً۔

(مؤطا امام محمد: ص: ۲۶۳، سنن الطحاوی: ج: ۲: ص: ۳۴۔۳۵، شرح مسلم: ج: ۱: ص: ۴۷۸)

۲:۔ امام مالک بن انس المدنیؒ (م ۱۸۹ھ):

آپ فرماتے ہیں :

''فا ن طلقہا فی کل طہر تطلیقۃ او طلقہا ثلاثاً مجتمعات فی طہر لم یمس فیہ ، فقد لزمہ ''۔

(التمہید لابن عبد البر:ج:٦:ص:٥٨، المدونۃ الکبریٰ:ج:٢:ص:٣٧٣، شرح مسلم للنووی:ج:١:ص:٤٧٨)

٣:۔ امام محمد بن ادریس الشافعیؒ (م ٢٠٤ھ):

آپ فرماتے ہیں:

''وَالْقُرْآنُ یَدُلّ ــوَاللّٰہُ اَعْلَمُ ــعَلٰی اَنَّ مَنْ طَلَّقَ زَوْجَۃً لَّہٗ دَخَلَ بِھَا اَوْلَمْ یَدْخُلْ بِھَاثَلَاثًالَمْ تَحِلَّ لَہٗ حَتّٰی تَنْکِحَ زَوْجاً غَیْرَہٗ۔''

(کتاب الام للامام محمد بن ادریس الشافعی ج ٢ ص ١٩٣٩)

٤:۔ امام احمد بن حنبلؒ (م ٢٤١ھ):

آپ کے صاحبزادے امام عبد اللہ فرماتے ہیں:

''قلت لابی رجل طلق ثلا ثاً وھو ینوی وا حد ۃ قال ھی ثلاث '' ۔

(مسائل احمد بروایت ابنہ:ص:٣٧٣، کتاب الصلوٰۃ:ص:٧٤، شرح مسلم:ج:١:ص:٤٧٨)

غیر مقلدین کے دلائل کا جواب

دلیل نمبر 1:

عن ا بن طاوس عن أبیه عن ابن عباس قال کان الطلاق علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وأبي بکر وسنتین من خلافة عمر طلاق الثلاث واحدة فقال عمر بن الخطاب إن الناس قد استعجلوا في أمر قد کانت لهم فیه أناة فلو أمضیناه علیهم فأمضاه علیهم۔

(صحیح مسلم ج1 ص477، ص478، مصنف عبد الرزاق ج6 ص305)

و من طریق آخر ففیه ابن جریج۔

جواب نمبر 1:

امام نوویؒ نے فرمایا ہے:

فالأصح أن معناه أنه کان في أول الأمر اذا قال لها أنت طالق أنت طالق أنت طالق ولم ینو تأکیدا ولا استئنافا یحکم بوقوع طلقة لقلة ارادتهم الاستئناف بذلك فحمل علی الغالب الذي هو ارادة التأکید فلما کان في زمن عمر رضي الله عنه وکثر استعمال الناس بهذه الصیغة وغلب منهم ارادة الاستئناف بها حملت عند الاطلاق علی الثلاث عملا بالغالب السابق إلی الفهم منها في ذلك العصر۔

(شرح مسلم نووی ج2 ص478)

فائدہ: یہ اس صورت میں ہے کہ جب "انت طالق" کو تین بار کہے۔ اگر "انت طالق ثلاثا" کہے تو پھر تین ہی واقع ہو جائیں گی۔

جواب نمبر 2:

یہ روایت متناً مضطرب ہے۔ (فتح الباری ج9 ص451) اور قاعدہ ہے:

والاضطراب یوجب ضعف الحدیث۔ (تقریب النووی مع شرحہ التدریب ص234)

کہ اضطراب فی المتن وجہ ضعف ہوتا ہے۔

اور اضطراب کی وجہ یہ ہے حضرت ابن عباسؓ کے جملہ شاگردان سے تین طلاق کا تین ہونا ہی روایت کرتے ہیں، صرف طاؤس ایسے ہیں جو تین کا ایک ہونا روایت کرتے ہیں۔ مثلاً...

(1): قال الامام احمد بن حنبلؒ: کل أصحاب ابن عباس رووا عنه خلاف ما قال طاوس.

(نیل الاوطار للشوکانی ج6 ص245 باب ماجاء فی طلاق البتۃ)

(2):قال الامام محمد ابن رشد المالکی: بأن حدیث ابن عباس الواقع في الصحیحین إنما رواه عنه من أصحابه طاوس ، وأن جلة أصحابه رووا عنه لزوم الثلاث منهم سعید بن جبیر ومجاهد وعطاء وعمرو بن دینار وجماعة غیرهم.

(بدایۃ المجتہد ج2 ص61 کتاب الطلاق، الباب الاول)

(3):قال الامام البیهقی رحمه الله: فَهَذِهِ رِوَايَةُ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَمُجَاهِدٍ وَعِكْرِمَةَ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَمَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ وَمُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ وَرُوِّينَاهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ الأَنْصَارِيِّ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَجَازَ الطَّلاَقَ الثَّلاَثَ وَأَمْضَاهُنَّ

(السنن الکبری للبیہقی ج7 ص338 باب مَنْ جَعَلَ الثَّلاَثَ وَاحِدَةً)

یہی وجہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس روایت کو اپنی صحیح میں تخریج نہیں کیا۔ چنانچہ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَتَرَكَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَظُنُّهُ إِنَّمَا تَرَكَهُ لِمُخَالَفَتِهِ سَائِرَ الرِّوَايَاتِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

(السنن الکبری للبیہقی ج7 ص338 باب مَنْ جَعَلَ الثَّلاَثَ وَاحِدَةً)

جواب نمبر3:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا اپنا فتوی اس روایت کے خلاف ہے۔(جامع المسانید ج2 ص148، السنن الکبری للبیہقی ج7 ص338)

اور اصول حدیث کا قاعدہ ہے:

عمل الراوی بخلاف روایته بعد الروایة مما هو خلاف بیقین یسقط العمل به عندنا۔

(المنار مع شرحہ ص190)

کہ راوی کا اپنی روایت کے خلاف عمل کرنا یا فتوی دینا اس روایت سے عمل کو ساقط کر دیتا ہے۔(قواعد فی علوم الحدیث للعثمانی ص202)

جواب4:

اس روایت کی ایک سند میں ایک راوی "طاؤس یمانی" ہے۔ امام سفیان ثوری، امام ابن قتیبہ، اور امام ذہبی نے اسے شیعہ قرار دیا ہے۔

(سیر اعلام النبلاء ج5 ص27،26، المعارف لابن قتیبہ ص268،267)

دوسرا راوی "ابن جریج" ہے۔ یہ شیعہ اور متعہ باز ہے۔

(تذکرۃ الحفاظ ج1 ص128، سیر اعلام النبلاء ج5 ص497، میزان الاعتدال للذہبی ج2 ص509)

مذکورہ دونوں راویوں کو کتب شیعہ میں بھی شیعہ کہا گیا ہے۔ چنانچہ "طاؤس" کو رجال کشی لابی جعفر طوسی ص55، ص101، رجال طوسی لابی جعفر طوسی ص94 میں اور "ابن جریج" کو رجال کشی ص395، رجال طوسی ص233 اور اصحاب صادق رقم 162 میں شیعہ کہا گیا ہے۔ اصول حدیث کا قاعدہ ہے:

قال الامام الحافظ المحدث العسقلانی: الا ان روی ما یقوی بدعته فیرد علی المختار.

(شرح نخبۃ الفکر مع شرح ملا علی القاری ص159، مقدمہ فی اصول الحدیث لعبد الحق الدہلوی ص67)

کہ بدعتی راوی کی روایت اگر اس کی بدعت کی تائید کرتی ہو تو نا قابل قبول ہوتی ہے۔

جواب نمبر5:

خود غیر مقلدین کے فتاوی میں ہے:" یہ کہ مسلم کی یہ حدیث امام حازمی و تفسیر ابن جریر و ابن کثیر وغیرہ کی تحقیق سے ثابت ہے کہ یہ حدیث بظاہرہ کتاب وسنت صحیحہ واجماع صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ ائمہ محدثین کے خلاف ہے لہذا حجت نہیں"(فتاوی ثنائیہ ج2 ص219)

جواب نمبر6:

صحیح مسلم میں روایت موجود ہے:

قال عطاء قدم جابر بن عبد الله معتمرا فجئناه في منزله فسأله القوم عن أشياء ثم ذكروا المتعة فقال نعم استمتعنا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر. و فی روایۃ اخری: حتی نھی عنه عمر ۔

(صحیح مسلم ج1 ص451 باب نکاح المتعۃ وبیان انہ ابیح ثم نسخ ثم ابیح ثم نسخ واستقر تحریمہ الی یوم القیامۃ)

پس جو جواب اس جابر رضی اللہ عنہ کی متعۃ النساء کے جواز و عدم کا جواب ہے وہی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ہے۔ اگر یہ جائز ہے تو پھر متعۃ النساء بھی جائز ہے!!!!

دلیل نمبر2:

أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِى بَعْضُ بَنِى أَبِى رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِىِّ -صلى الله عليه وسلم- عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَلَّقَ عَبْدُ يَزِيدَ - أَبُو رُكَانَةَ وَإِخْوَتِهِ - أُمَّ رُكَانَةَ وَنَكَحَ امْرَأَةً مِنْ مُزَيْنَةَ فَجَاءَتِ النَّبِىَّ -صلى الله عليه وسلم- فَقَالَتْ مَا يُغْنِى عَنِّى إِلاَّ كَمَا تُغْنِى هَذِهِ الشَّعْرَةُ. لِشَعْرَةٍ أَخَذَتْهَا مِنْ رَأْسِهَا فَفَرِّقْ بَيْنِى وَبَيْنَهُ فَأَخَذَتِ النَّبِىَّ -صلى الله عليه وسلم- حَمِيَّةٌ فَدَعَا بِرُكَانَةَ وَإِخْوَتِهِ ثُمَّ قَالَ لِجُلَسَائِهِ « أَتَرَوْنَ فُلاَنًا يُشْبِهُ مِنْهُ كَذَا وَكَذَا مِنْ عَبْدِ يَزِيدَ وَفُلاَنًا يُشْبِهُ مِنْهُ -كَذَا وَكَذَا ». قَالُوا نَعَمْ. قَالَ النَّبِىُّ -صلى الله عليه وسلم- لِعَبْدِ يَزِيدَ « طَلِّقْهَا ». فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ « رَاجِعِ امْرَأَتَكَ أُمَّ رُكَانَةَ وَإِخْوَتِهِ ». فَقَالَ إِنِّى طَلَّقْتُهَا ثَلاَثًا يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ « قَدْ عَلِمْتُ رَاجِعْهَا ». وَتَلاَ (يَا أَيُّهَا النَّبِىُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ).

(سنن ابی داؤد ج1 ص306،305 باب نَسْخِ الْمُرَاجَعَةِ بَعْدَ التَّطْلِيقَاتِ الثَّلاَثِ)

جواب نمبر1:

اس کی سند میں بَعْضُ بَنِى أَبِى رَافِعٍ ہے اور یہ مجہول ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں:

وأما الرواية التي رواها المخالفون أن ركانه طلق ثلاثا فجعلها واحدة فرواية ضعيفة عن قوم مجهولين۔

(شرح مسلم نووی ج1 ص478)

علامہ ابن حزم الظاہری فرماتے ہیں:

ما نعلم لهم شيئا احتجوا به غير بذا و بذا لا يصح لانه عن غير مسمى من بنى ابى رافع و لا حجة فى مجهول۔

(المحلی لابن حزم ج9 ص391)

جواب نمبر2:

امام ابو داؤد اس حدیث کو نقل کر کے فرماتے ہیں:

وَحَدِيثُ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِىِّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رُكَانَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ فَرَدَّهَا إِلَيْهِ النَّبِىُّ -صلى الله عليه وسلم- أَصَحُّ لأَنَّ وَلَدَ الرَّجُلِ وَأَهْلَهُ أَعْلَمُ بِهِ أَنَّ رُكَانَةَ إِنَّمَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ فَجَعَلَهَا النَّبِىُّ -صلى الله عليه وسلم- وَاحِدَةً.

(سنن ابی داؤد ج1 ص306 باب نَسْخِ الْمُرَاجَعَةِ بَعْدَ التَّطْلِيقَاتِ الثَّلاَثِ)

آگے امام ابو داؤد نے حدیث نقل کی جس میں ہے کہ انہوں نے طلاق بتہ دی تھی، اس کے بعد فرماتے ہیں:

وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ رُكَانَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا لأَنَّهُمْ أَهْلُ بَيْتِهِ وَهُمْ أَعْلَمُ بِهِ وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ رَوَاهُ عَنْ بَعْضِ بَنِى أَبِى رَافِعٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

(سنن ابی داؤد ج1 ص307،308)

جواب نمبر3:

اس میں ایک راوی "ابن جریج" ہے۔ یہ شیعہ راوی ہے۔

(تذکرۃ الحفاظ ج1 ص128، سیر اعلام النبلاء ج5 ص497، میزان الاعتدال للذہبی ج2 ص509)

محمد رضوان عزیز

اس کو کتب شیعہ میں بھی شیعہ کہا گیا ہے۔(رجال کشی ص395، رجال طوسی ص233، اصحاب صادق رقم)

دلیل نمبر3:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَلَّقَ رُكَانَةُ بْنُ عَبْدِ يَزِيدَ أَخُو الْمُطَّلِبِ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَحَزِنَ عَلَيْهَا حُزْنًا شَدِيدًا قَالَ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ طَلَّقْتَهَا قَالَ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا قَالَ فَقَالَ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّمَا تِلْكَ وَاحِدَةٌ فَارْجِعْهَا إِنْ شِئْتَ قَالَ فَرَجَعَهَا فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَى أَنَّمَا الطَّلَاقُ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ۔

(مسند احمد ج1 ص347 رقم2391)

جواب:

اس کی سند میں ایک راوی "محمد بن اسحاق بن یسار" ہے جو کہ شیعہ ہے۔ امام ابو بکر خطیب البغدادی، امام ذہبی اور امام ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے شیعہ قرار دیا ہے۔(تاریخ بغداد ج1 ص17، سیر اعلام النبلاج7 ص23، تقریب ج2 ص502)

اس کو کتب شیعہ میں بھی شیعہ کہا گیا ہے۔(رجال کشی ج5 ص390، رجال طوسی ص281)